

وَ سَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی ۝ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۝



فضائل و مناقب

حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطبہ جمعۃ المبارک

سلسلہ نمبر:145

تاریخ:12 دسمبر 2025

شعبہ نشرواشاعت

دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑا

0345-7498623 0345-7376662

خطبہ جمعۃ المبارک

فضائل و مناقب

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدیر اعلیٰ: جانشین شمس الفقہاء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر ابو الانوار **مفتی محمد امجد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر نگرانی: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر **مفتی محمد راشد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر قیادت: استاذ العلماء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد اللہ یار فریدی چشتی** زید مجدہ

حسب فرمائش: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ **پیر حافظ القاری محمد شاہد فریدی** چشتی زید مجدہ

پیشکش: **شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ (رجسٹرڈ) بصیر پور** تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑا۔

برائے رابطہ: 0345.7124398 0305.2748310 0311.7491598

ہدیہ عقیدت

بیاں کب ہو کسی سے مرتبہ صدیق اکبر کا
کہ ہے خود یار محبوب خدا ﷺ صدیق اکبر کا

نبی ﷺ کے بعد دنیا میں ہے افضل آپ کا درجہ
نبی کے در سے یہ رتبہ بڑھا صدیق اکبر کا

یوں تو سب فدا کرتے ہیں جاں حکم پیمبر ﷺ پر
نبی کے دین پر گھر بھی لٹا صدیق اکبر کا

صحابہ ہی ہیں افضل بالیقیں سارے مسلماں میں
مگر ثانی نہیں ہے دوسرا صدیق اکبر کا

یقیناً سب سے افضل آپ ہی ہیں چار یاروں میں
صحابہ میں ہے یکتا مرتبہ صدیق اکبر کا

نہ چھوڑے ساتھ انکا ہر گھڑی ہمراہ رہے انکے ﷺ
نبی کو غار میں بھی ساتھ تھا صدیق اکبر کا

مرے آقا ﷺ سے انکو دیکھو لو کس قدر چاہت ہے
کہ مدفن بھی نبی کا در بنا صدیق اکبر کا

صحابی ہو ولی ہو غوث ہو یا کہ قلندر ہو
رہے گا سب پہ بھاری مرتبہ صدیق اکبر کا

نبی ﷺ کے وہ ہیں شیدائی نبی ﷺ پہ جان دیتے ہیں
جہاں میں ہر طرف شہرا ہوا صدیق اکبر کا

نبی ﷺ کے فیض کا دریا بہاتے ہیں جہاں میں وہ
کہ منگتوں کے لئے در ہے کھلا صدیق اکبر کا

خدا کا فضل ہوتا ہے بڑا انکے گداؤں پر
زہے قسمت ہے شاہد بھی گدا صدیق اکبر کا

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد ! فاعوذ باللہ من الشّیطٰن الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ سَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی ۙ○ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۚ○

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا سیّدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا سیّدی یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وعلیٰ اٰلك واصحابك یا سیّدی یا خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرات ذی وقار!

آج کا موضوع اس عظیم شخصیت کے فضائل و مناقب کے متعلق ہے جو صداقت کی پہچان، وفا و خلوص کی مثال، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کی قیادت کے پہلا درخشاں ستارہ ہیں۔ وہ ہستی جسے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا ہے۔ ہم ان کے فضائل کیوں بیان نہ کریں جن کے فضائل خود قرآن نے بیان کیے، جن کے مناقب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے امت تک پہنچے، اور جن کا مقام ایسا ہے کہ اگر ان کے ایمان کو پوری امت کے ایمان سے تولا جائے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کا ایمان بھاری ہو۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین ساتھی، ہجرت کے سفر میں تنِ تنہا رفیق اور مسجدِ نبوی کے امام ہیں۔ ان کی سخاوت ایسی کہ اپنا سب کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَ سَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی ۙ○ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۚ○

ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔

امام علی بن محمد خازن ؒ فرماتے ہیں "تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے۔ (تفسیر خازن)

سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے محبت کرنا امت پر واجب ہے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے مقام کو سمجھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے نکلا ہر لفظ ہمارے لیے حجت اور روشنی ہے۔ انہی روشن کلمات میں سے ایک مبارک حدیث یہ ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم. حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔" (مسند الفردوس للدیلمی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دل و جان سے خلیفۂ رسول ﷺ مانتے

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدق دل سے تسلیم کرتے، آپ کو دل و جان سے خلیفۂ رسول ﷺ بلا فصل مانتے اور اسی عظیم لقب سے پکارا کرتے تھے۔ ان کے دلوں میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبرؓ کا احترام اس قدر راسخ تھا کہ آپ کی موجودگی میں ادب سے لبریز سوال کرتے، اور آپ کے ہر فعل میں امت کی خیر اور سنتِ نبوی ﷺ کی جھلک دیکھتے۔

اسی محبت، اعترافِ خلافت اور عظمتِ صدیقؓ کی گواہی دیتی ہوئی یہ روایت پیش ہے:

عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَبَكَى، فَقُلْنَا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ مَا هٰذَا الْبُكَاءُ۔

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے ہم نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ! یہ رونا کیسا ہے؟" (المستدرك على الصحيحين للحاكم)

سب سے زیادہ اجر پانے والے حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ایسے عظیم کارنامے سرانجام دیئے جنہوں نے امتِ مسلمہ کی دینی بنیادوں کو ہمیشہ کے لیے مضبوط کر دیا۔ خلافت کے ابتدائی نازک دور میں جب حفاظ کی شہادتیں بڑھنے لگیں تو حضرت سیدنا صدیقِ اکبرؓ نے وہ فیصلہ کیا جس نے قرآن کو قیامت تک محفوظ کر دیا۔ ان کی دور اندیشی، امت کے درد کا احساس اور دین کی حفاظت کا جذبہ اس قدر بلند تھا کہ خود شیرِ

خدا سیدنا علیؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی اس کارنامے کو امت کا سب سے عظیم احسان قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کے تحفظ کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر اور سب سے بڑا حصہ بھی اسی پاک ہستی کو حاصل ہے، جس کی زندگی سراپا خیر، سراپا فکرِ امت اور سراپا محبتِ رسول ﷺ تھی۔ اسی عظیم شان کی گواہی دیتی ہوئی حضرت علیؓ کی یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ۔

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔" (مصنف ابن ابی شیبہ)

روز محشر حضور ﷺ کے ہاتھ میں صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ہاتھ ہو گا

سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ وہ جلیل القدر صحابہ ہیں جن کی خدمات، قربانیاں اور اخلاصِ ایمانی امتِ محمدیہ کے لیے ہمیشہ چراغِ راہ رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر ان دونوں عظیم ہستیوں کے فضائل نہ صرف بیان فرمائے بلکہ اپنے عملی طرزِ عمل کے ذریعے بھی ان کے مقامِ بلند کو ظاہر فرمایا۔ انہی مواقع میں سے ایک موقع وہ ہے جس کا بیان سیدنا ابنِ عمرؓ کی اس روایت میں آتا ہے، جس میں نبی کریم ﷺ نے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ لے کر ایک نہایت معنی خیز اور بابرکت جملہ ارشاد فرمایا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ: أنّ رسولَ اللہِ صلّى اللہ علیه و آله وسلم خرجَ ذاتَ یومٍ و دخلَ المسجدَ و أبو بکر و عمر، أحدهما عن یمینهِ والآخر عن شماله، وهو آخذٌ بأیدیهما، وقال: هكذا نُبعثُ یومَ القیامةِ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔" (سنن ابن ماجہ)

یہ حدیث نہ صرف ان دونوں صحابہؓ کی فضیلت پر دلیل ہے بلکہ اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ دنیا میں جنہیں نبی کریم ﷺ کی قربت نصیب ہوئی، آخرت میں بھی وہ اس قربت سے مشرف ہوں گے۔

سب سے پہلے جن کے مزارات کھولے جائیں گے؟

یوم حساب سب سے پہلے نبی کریم ﷺ اور پھر آپ ﷺ کے سب سے قریبی صحابہ کرام کے مزارات کھولے جائیں گے جیسے کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ''أوّل من تنشقّ عنه الأرض أنا، ثمّ أبوبکر، ثمّ عمر، ثمّ اتی أهل البقيع، فتنشقّ عنهم فأبعث بينهم.''

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہو گی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔'' (المستدرک للحاکم)

سیدنا ابو بکر صدیق کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا ہوئی

''حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ وہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ مسجد میں آئے اور حضور ﷺ کے بارے دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ پس میں آپ ﷺ کے پیچھے آپ کے بارے پوچھتا ہوا باہر نکلا یہاں تک کہ پتہ چلا کہ آپ ﷺ بئرِ اریس میں داخل ہوئے۔ پس میں اس کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب حضور ﷺ طبعی حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ نے وضو فرما لیا تو اٹھ کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔

آپ ﷺ بئرِ اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں مبارک کھول لیں اور انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اکرم ﷺ کا دربان بنوں گا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

فقلت: من هٰذا؟ فقال: أبوبكر، فقلت: علیٰ رسلك، ثمّ ذهبت، فقلت: يا رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم، هٰذا أبوبكر يستاذن؟ فقال: ''إئذن له وبشّره بالجنّة'' فاقبلت حتّی قلت لأبي بكر: أدخل، و رسول الله ﷺ يبشّرك بالجنّة، فدخل

أبوبکر فجلس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معہ فی القفّ، و دلّی رجلیہ فی البئر کما صنع النّبیّ ﷺ، و کشف عن ساقیہ. (صحیح بخاری)

میں نے پوچھا، کون ہے ؟انہوں نے جواب دیا۔ ''ابو بکر!'' میں نے کہا، ٹھہریں۔ پھر میں بارگاہِ نبوت ﷺ میں جا کر عرض گزار ہوا ''یارسول اللہ ﷺ! یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، حاضرِ خدمت ہونے کی اجازت چاہتے ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔'' میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اندر آجایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔''

جنتی شخص آنے والا ہے

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یطلع علیکم رجل من أهل الجنّة'' فأطلع أبوبکر فسلّم ثمّ جلس. (جامع ترمذی)

ترجمہ: ''اہلِ جنت میں سے ایک شخص تم پر نمودار ہو گا۔'' اتنے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

ایک اور روایت میں اس طرح منقول ہے:

''حضرت جابر بن عبداللہ رضي اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ رضی اللہ عنھا کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی وہاں حضور ﷺ نے فرمایا: لیدخلن رجل من أهل الجنة فدخل أبوبکر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہو گا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے۔'' (المستدرک للحاکم)

ایسا شخص ضرور جنت میں جائے گا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من أصبح منکم الیوم صائما'' ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ قال أبوبکر: أنا'' حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں قال: ''فمن تبع منکم الیوم جنازة؟ قال أبوبکر: أنا قال: ''فمن أطعم منکم الیوم مسکینا؟'' قال أبوبکر:

أنا قال: ''فمن عاد منكم اليوم مريضا؟'' قال أبوبكر: أنا فقال رسول الله ﷺ ''ما اجتمعن في إمرء إلّا دخل الجّنة''
(صحیح مسلم)

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟''ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟''ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟''ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا''جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔''

حضور ﷺ کے بعد سب سے پہلے جنت میں جانے والے

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اتاني جبريل فأخذ بيدي فأراني باب الجنّة الّذي تدخل منه أمّتي'' فقال أبوبكر: ''يا رسول الله وددت أني كنت معك حتّى أنظر اليه'' فقال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ''أما إنّك يا أبابكر أوّل من يّدخل الجنة من أمّتي''

''جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔''حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ﷺ مجھے پسند ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم میری امت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اس دروازہ سے داخل ہو گا۔'' (سنن ابو داؤد)

سیدنا صدیق اکبر کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا''جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے۔ پس جو نمازیوں میں سے ہو گا اُس کو بابُ الصلوٰۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہل جہاد میں سے ہو گا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو خیرات والوں میں سے ہو گا اُسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہو گا اسے باب الصیام اور باب الریّان سے بلایا جائے گا۔''پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے:

هل يدعىٰ منها كلّها أحد يا رسول الله؟ قال: ''نعم، وأرجو أن تكون منهم يا أبابكر.''

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''ہاں، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو'' (صحیح بخاری)

نبی کریم ﷺ کے وزیر ہونے کا شرف حاصل ہوا

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ما من نبیّ إلّا له وزیران من أهل السّماء و وزیران من أهل الارض، فأمّا وزیرای من أهل السّماء فجبریل و میكائیل، و أمّا وزیرای من أهل الارض فأبوبكر و عمر.'' (ترمذی)

''ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں''۔

نبی کریم ﷺ کو حضرت سیدنا صدیق اکبر سب سے زیادہ محبوب ہیں

حضرت ابو عثمان رضی تعالیٰ اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ مجھے حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا: جب واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔:

''أيّ النّاس أحبّ إلیك؟'' قال: ''عائشة''. فقلت: ''من الرّجال؟'' فقال: ''أبوها'' قلت: ثمّ من؟ قال: ''عمر بن الخطّاب فعدّ رجالا.

''لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟'' تو ارشاد فرمایا۔ ''عائشہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ۔'' میں نے پھر عرض کی ''مردوں میں سے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اُن کے والد کے ساتھ۔'' میں نے عرض کی، پھر اُن کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ''۔ اور پھر اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔ (صحیح بخاری)

سب سے زیادہ رحم کرنے والے

'حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''أرحم أمّتی بأمّتی أبوبكر و أشدّهم فی أمر الله عمر و أصدقهم حیاء عثمان''. (ترمذی)

'''میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

غار ثور کا واقعہ اور نبی کریم ﷺ کی خصوصی دعا

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "داخل ہو جاؤ"۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے ابو بکر! تمھارا لباس کہاں ہے؟" تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: "أللّٰهمّ اجعل أبا بكر معي في درجتي يوم القيامة". فأوحى الله عزّوجلّ إليه أنّ الله تعالىٰ قد استجاب لك.

"اے میرے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا"۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرما لیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

غار ثور سے نکلنے کا واقعہ اور نبی کریم ﷺ کی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کو عظیم بشارت

"حضرت زید بن عوام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ غار (ثور) سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیں۔ جب حضور ﷺ سوار ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: يتجلى الله يوم القيامة لعباده عامة ويتجلى لك خاصة.

اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے بندوں کے لئے عام تجلی فرمائے گا اور تمہارے لئے خاص۔" (ابن حبان، طبقات المحدثین باصبہان)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق حوض کوثر پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوں گے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر سے ارشاد فرمایا:

انت صاحبي على الحوض، وصاحبي في الغار. (ترمذی)

"آپ حوضِ کوثر پر میرے ساتھی ہیں اور غار ثور میں بھی میرے ساتھی ہیں۔"

حضور ﷺ کا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانا

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ فإنّھما کانا ینظران إلیه وینظر إلیھما ویتبسّمان إلیه ویتبسّم إلیھما.

پس یہ دونوں حضور ﷺ کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔'' (مسند احمد بن حنبل)

سیدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ پر اپنا سب کچھ لٹا دیا

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا، اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ما أبقیت لأھلك؟'' قلت: مثله، وأتٰی أبو بکر بکلّ ما عنده، فقال صلی اللہ علیه وآله وسلم: ''یا أبا بکر ما أبقیت لأھلك؟''

قال: أبقیت لھم الله ورسوله، قلت: لا أسبقه إلٰی شيء أبدا.

''اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔'' اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔ (سنن ابوداؤد)

جنت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھی

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: لکل نبی رفیق و رفیقي في الجنة أبو بکر.

ہر نبی کا ایک رفیق ہے پس جنت میں میرا رفیق ابو بکر ہے۔'' (الریاض النضرہ)

نبی کریم ﷺ کا حضرت سیدناابو بکر صدیق کے مال کی تعریف فرمانا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ما نفعنی مال أحد قطّ ما نفعنی مال أبی بکر'' (ترمذی)

کسی کے مال نے کبھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے۔''

دوسری روایت میں یوں منقول ہے:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مرض وصال میں باہر تشریف لائے۔آپ ﷺ نے اپنا سرانور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا:''إنّه لیس أحد أمنّ علیّ فی نفسه وماله من أبی بکر ابن أبی قحافة''. (صحیح بخاری)

''ابو بکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر اپنی جان ومال قربان کرنے کے اعتبار سے مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔''

ایک اور روایت میں اس طرح بھی فرمان مصطفی ﷺ منقول ہے:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ما لأحد عندنا ید إلّا وقد کافیناہ ما خلا أبا بکر فانّ له عندنا یدا یکافئه الله به یوم القیامة.

کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکانہ دیا ہو، سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق کے۔بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ رب العزت قیامت کے دن چُکائے گا۔ (ترمذی)

حضرت سیدناابو بکر صدیق کا تقویٰ

''حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا عائشة، أنظری اللقحة الّتی کنا نشرب من لبنها، والجفنة الّتی نصطبح فیها والقطیفة التی کنا نلبسها، فإنّا کنّا ننتفع بذالك حین کنا فی أمر المسلمین

اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کمبل! چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔

فإذا مت فارددیه إلی عمر، فلما مات أبوبکر رضی الله عنه أرسلت به إلی عمر رضی الله عنه فقال عمر رضی الله عنه: ''رضی الله عنك یا أبا بکر لقد أتعبت من جاء بعدك.''

پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مجمع الزوائد)

اس مختصر خطبے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چند مناقب و فضائل بیان کیے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی زندگی کے تمام فضائل اور مناقب کا احاطہ کرنا ایک مشکل اور وسیع کام ہے۔ یہ چند فضائل ہم نے صرف حصولِ برکت اور سبق آموزی کے لیے ذکر کیے ہیں، تاکہ ہم ان کی سیرت سے رہنمائی حاصل کریں اور اپنے ایمان و عمل میں بہتری لائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کی طرح صداقت، قربانی اور نیکی کے عملی نمونے اپنانے کی توفیق دے اور ہمیں اپنے دین پر استقامت عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے غلاموں میں شامل فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

وما علیّ الا البلاغ المبین



خطباتِ فریدیہ کے واٹس ایپ گروپ میں شامل ہونے کیلئے یہاں کلک کریں۔

https://chat.whatsapp.com/Livw4ZFQkii2uligGNZDuL?mode=ac_t